لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا کے عدم جواز پر

ازہری دار الافتا، ناسک

سے جاری شدہ پانچ گراں قدر فتاویٰ کا حسین مجموعہ

مصدقہ: ممتاز الفقہا حضور محدث کبیر **مفتی ضیاء المصطفےٰ قادری** مدظلہ

لاؤڈ اسپیکر

پر اقتدا کا شرعی حکم

مفتی مشتاق احمد امجدی

مکتبۃ الرضا

امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک

جماعت رضائے مصطفےٰ ناسک

بفیض روحانی

وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم ہند، شیخ الاسلام والمسلمین، حضرت علامہ الحاج
الشاہ **مفتی محمد اختر رضا خاں قادری** ازہری قدس سرہ النورانی

لاؤڈ اسپیکر پر اقتدا کا شرعی حکم

مؤلف

مفتی مشتاق احمد امجدی

صدر مفتی: ازہری دار الافتا ناسک

صدر المدرسین

امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک، مہاراشٹر

ناشر

مَکتَبَۃُ الرَّضَا

امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک

تفصیلات

نام رسالہ	:	لاؤڈ اسپیکر پر اقتدا کا شرعی حکم
مؤلف	:	مفتی مشتاق احمد امجدی
نظر ثانی	:	فقیہ عصر مفتی قاضی فضل احمد مصباحی
محرّک	:	مفتی رحمت علی امجدی
تصحیح حروف	:	طلبۂ شعبۂ اختصاص فی الفقہ ازہری دار الافتا، ناسک
صفحات	:	۴۰
تعداد	:	۱۱۰۰ (گیارہ سو)
سنہ اشاعت	:	شعبان ۱۴۴۴ھ/ مارچ ۲۰۲۳ء
ناشر	:	مکتبۃ الرضا، ناسک
تقسیم کار	:	جماعت رضائے مصطفٰی شاخ ناسک

ملنے کے پتے

(1) امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک

(۲) حسینی مسجد سیکھر سوسائٹی، ناسک

(۳) تاج شریعت اکیڈمی، احمد پور، کٹیہار

(۴) تاج الشریعہ ایجوکیشنل سینٹر، لہان سرہا، نیپال

Azharidarulifta92@gmail.com/8830789911

فہرست مضامین

شرف انتساب

یہ فقہی گلدستہ مرشد برحق، شیخ طریقت، جانشین فاتح بلگرام
حضور مخدوم ملت حضرت مولانا الشاہ حافظ وقاری

سید محمد اویس مصطفےٰ واسطی بلگرامی

قاضی شرع ضلع ہردوئی بلگرام شریف کی ذات ستودہ صفات کی طرف
منسوب کرتے ہوئے فرحت وسرور محسوس کرتے ہیں

نذر عقیدت

نشر واشاعت کی یہ حقیر کوشش ادارہ کے سرپرست روحانی
داماد حضور تاج الشریعہ فقیہ عصر، محسن ملت، حضرت مولانا الحاج

مفتی محمد شعیب رضا نعیمی

کی بارگاہ عالیہ میں نذر کرتے ہیں اور اس کا ثواب آپ کی روح
پرفتوح کو ایصال کرتے ہیں۔

نیاز کیش
ابو الاختر امجدی غفرلہ
ازہری دارالافتا، ناسک

تصدیق جلیل

سلطان الاساتذہ، ممتاز الفقہا، علامہ علی الاطلاق، حضور محدث کبیر
الحاج الشاہ **مفتی ضیاء المصطفے قادری** دامت برکاتہم العالیہ
بانی وسربراہ اعلیٰ طیبۃ العلما جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو یوپی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر اکابر علمائے کرام نے فسادِ صلاۃ کا حکم دیا، اعلیٰ حضرت کے تربیت یافتہ علما ومفتیانِ کرام میں سے کسی نے بھی نماز میں اس کے جوازِ استعمال کا نہ فتویٰ دیا اور نہ اس میں صحتِ صلاۃ کا حکم فرمایا، اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تربیت یافتہ سب سے عظیم دو حضرات، حضرت صدر الشریعہ وحضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہما جن کو خود اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے مسندِ قضا پر بٹھایا اور یہ فرمایا ”**مجھے اللہ ورسول کی طرف سے جو حکم ہے اس کے مطابق آپ دونوں کو قاضی شرع مقرر کرتا ہوں اور آپ دونوں کے فیصلوں کا وہی حکم ہوگا جو قاضی اسلام کے فیصلہ کا حکم ہے**“ ان دونوں حضرات نے سختی سے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے روکا اور یہ حکم دیا کہ اس کی آواز پر اقتدا کرنے والے نمازیوں کی نماز فاسد ہے بلکہ اگر امام مائک میں آواز داخل کرنے کی نیت سے تکبیراتِ انتقال کرے تو اس کی اور تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہے۔

ان حضرات کے بعد صفِ دوم کے علما میں صرف حضرت مفتی سید افضل حسین صاحب علیہ الرحمہ نے اگرچہ جواز کا فتویٰ دیا تھا مگر بعد میں انہوں نے اپنے فتویٰ سے رجوع کرلیا۔

اب صفِ چہارم کے بعض مفتیوں کے فتویٔ جواز کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے جو علم و فضل، فقہ وافتا اور ذہانت و دیانت میں مذکورہ بالا علما کے سامنے پاسنگ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے، ان کے فتووں پر اعتماد جہلِ صریح کے سوا کچھ نہیں۔

جو لوگ اس مسئلہ میں جواز کے قائل ہیں وہ اس کے استعمال کو واجب وسنت تو کیا مستحب بھی نہیں کہتے مگر وہ مذکورہ بالا امنائے فقہ وافتا کی مخالفت پر اس درجہ کمر بستہ ہیں کہ گویا نماز میں اس کے استعمال کو فرض مانتے ہوں، العیاذ باللہ تعالیٰ۔

اس لیے مولانا مشتاق احمد امجدی سلمہ کے فتاویٰ کی میں تصدیق کرتا ہوں، واللہ تعالیٰ اعلم۔
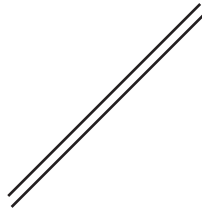
فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ

۱۳ رشعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

دعائیہ کلمات

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، شہزادہ وجانشین تاج الشریعہ، قاضی القضاۃ فی الہند
مفتی محمد عسجد رضا خان قادری نوری بریلوی دام ظلہ علینا
سربراہ اعلیٰ جامعۃ الرضا بریلی شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لاؤڈ اسپیکر سے سنی گئی آواز متکلم کی عین آواز نہیں، یہی ہمارے اسلاف کی تحقیق ہے اور یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ "**تلقن من الخارج**" مفسدِ صلاۃ ہے، اسی لیے ہمارے فقہائے کرام اور مفتیان عظام نے لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا کرنے کو مفسدِ نماز قرار دیا ہے، اسی پر ہمارے اسلاف کا عمل رہا ہے، والد ماجد حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی موجودگی میں شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف میں بھی یہی متفقہ فیصلہ ہوا، امت مسلمہ کو چاہیے کہ اسی پر عمل کریں اور نماز جیسی عظیم ترین عبادت کو ضائع اور برباد ہونے سے بچائیں۔

عزیز گرامی قدر **مفتی مشتاق احمد امجدی** زید مجدہ (**امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر، ناسک**) کی یہ کوشش لائق تحسین ہے، دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اسے شرف قبولیت عطا فرمائے اور امت محمدیہ کو اس سے خوب خوب فائدہ پہونچائے، آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

فقیر محمد عسجد رضا قادری غفرلہ
(سجادہ نشین خانقاہ تاج الشریعہ)
درگاہ اعلیٰ حضرت سوداگران بریلی شریف
۱۱ر شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ بروز ہفتہ

تقریظ جمیل

فقیہ عصر، محقق اہل سنت، حضرت علامہ و مولانا

مفتی قاضی فضل احمد مصباحی حفظہ اللہ القوی

صدر مفتی ضیاء العلوم بنارس و قاضی شرع ضلع کٹیہار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عند التحقیق لاؤڈ اسپیکر سے نکلنے والی آواز متکلم کی اصل آواز نہیں بلکہ اسی کے مماثل جدا آواز ہے، اس آواز کو سن کر انتقالاتِ ارکان کرنے والے مقتدیوں کی نماز فاسد ہوگی کہ یہ "تلقن من الخارج" ہے اور خارج سے "تلقن" مفسدِ نماز ہے، یہی فتوی اکابر علما مثل حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا قدس سرہ، حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی، حضور ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری، حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی وغیرہم کا ہے، اس لیے مسلمانوں کی نمازیں خطرہ میں نہ ڈالی جائیں اور بہر صورت نمازیں اس کے استعمال سے بچا جائے۔

ہمارے اکابر علما و مشائخ اور محققین کے موقف کو قدرے وضاحت کے ساتھ نوجوان محقق و مفتی مولانا **مفتی مشتاق احمد امجدی** زید علمہ نے اپنے مختلف فتاوی میں بیان کیا ہے، زیر نظر تالیف اسی قسم کے پانچ اہم فتاوے کا مجموعہ ہے، امید کہ موصوف کی یہ کوشش ان لوگوں کے لیے بار آور ثابت ہوگی جو اب تک اس مسئلہ کی تہہ تک پہونچنے سے قاصر رہے، مولیٰ تعالیٰ مؤلف کی کوشش کو قبول فرمائے اور جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

قاضی فضل احمد مصباحی

صدر مفتی: ضیاء العلوم بنارس و قاضی شرع: ضلع کٹیہار

مقدمہ

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال مسائل جدیدہ میں سے ایک اہم ترین مسئلہ ہے یہ مسئلہ جب سے فقہا کی بزم فقہ وفتاویٰ میں آیا تبھی سے یہ اختلاف کا شکار رہا، کچھ اہل فقہ وفتاویٰ نے اسے جائز ودرست کہا تو کچھ نے ناجائز اور مفسد نماز گردانا، قائلینِ جواز میں جن حضرات کا نام شمار کیا جاتا ہے ان میں سرفہرست بحر العلوم مفتی سید افضل حسین مونگیری اوران کے تلمیذ رشید علامہ مفتی جہانگیر خان صاحب رضوی ہیں، یہ حضرات شروع میں لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے جواز کے قائل تھے اوراسی پر فتویٰ دیا کرتے تھے مگر بعد میں ان دونوں بزرگوں نے اپنی رائے سے رجوع فرمالیا اور عدم جواز کے قائل ہوئے، ہاں جمہور علما و محققین شروع ہی سے اس کے ناجائز ہونے کے قائل رہے، عدم جواز کے قائلین میں سب سے نمایاں نام تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الفقہا حضور مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں نوری قدس سرہ کا شمار کیا جاتا ہے اوراسی قول کو ملک وبیرون ملک کے سینکڑوں محتاط اور تقویٰ شعار مفتیان کرام نے اختیار فرمایا، شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا بھی یہی متفقہ فیصلہ ہے، جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ اور فی زماننا ممتاز الفقہا حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفےٰ قادری دامت برکاتہم العالیہ بھی یہی موقف رکھتے ہیں، اسی پر مسلمانوں کو عمل پیرا ہونا چاہیے اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔

امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک کے زیر اہتمام **"ازہری دارالافتا ناسک"** سے قدیم وجدید تمام مسائل میں مرکز اہل سنت بریلی شریف خصوصاً حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضور محدث کبیر دامت برکاتہم العالیہ کے موقف کے مطابق فتاویٰ جاری کیے جاتے ہیں، دارالافتا سے جاری شدہ فتاویٰ میں **"لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر نماز کے عدم جواز"** سے متعلق بھی کئی فتاوے شامل ہیں۔

ویسے سال بھر شہر ناسک کی تمام مسجدوں میں بڑی سے بڑی جماعت بھی بغیر مائک کے ہوتی ہے مگر ماہ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی کچھ لوگ مائک کا مسئلہ بڑی تیزی سے ابھارتے ہیں اور مائک پر نماز پڑھانے کے بڑے دیوانے بن جاتے ہیں اس لیے ادارہ کے فعال و متحرک ارکان و ممبران نے یہ عزم و ارادہ کیا کہ اب تک **ازہری دارالافتا، ناسک** سے مائک کی آواز پر نماز کے عدم جواز پر جو فتاویٰ جاری کیے جا چکے ہیں ان سب کو یکجا شائع کر دیا جائے تاکہ جنھیں اس مسئلہ میں کچھ بھی سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق ہوا نہیں اس سے کچھ مدد ملے اور وہ نمازیں مائک لگانے کی ضد سے باہر نکل کر مائک کی آواز پر اقتدا کرنے سے باز آجائیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرسکیں، گویا راقم السطور کی یہ کوئی مستقل تصنیف و تالیف نہیں بلکہ ان پانچ فتاویٰ کا مجموعہ ہے جو اس مسئلہ پر اکابر فقہائے عظام و مفتیان کرام کی درجن بھر کتب و رسائل کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

یہاں مختصراً سہی چند عوامی غلط فہمیوں کا ازالہ نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے

[ا] پہلی غلط فہمی یہ ہے کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ تراویح سال میں ایک بار آتی ہے، ہم تو قرآن سننے کے لیے آتے ہیں کیوں کہ قرآن سننا واجب ہے اور جب ہمیں قرآن کی تلاوت سنائی نہیں دے گی تو ہماری نماز کہاں سے ہوگی؟

ازالہ: یہ سخت جہالت و نادانی کی بات ہے، قرآن حکیم یا کتب حدیث و فقہ میں یہ کہیں لکھا ہوا نہیں کہ نماز میں قرآن کریم اس طرح پڑھا جائے کہ سارے مقتدی سن سکیں ہاں قرآن حکیم میں یہ حکم ضرور آیا ہے: **وَإِذَا قُرِئَ ٱلْقُرْءَانُ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥ وَأَنصِتُوا۟ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ** ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو [کنز الایمان][الاعراف، ۲۰۴] اس ارشاد قرآن کے مطابق جب قرآن کریم کی تلاوت ہو تو ہمیں دو چیزوں کا حکم ہے [ا] **فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥ** یعنی

تلاوت کو بغور سنو[۲] وَأَنصِتُوا یعنی خاموش رہو، پہلا حکم ان کے لیے ہے جن تک تلاوتِ قرآن کی آواز پہنچتی ہو اور دوسرا حکم ان کے لیے ہے جن تک تلاوت کی آواز نہیں پہنچتی، اس ترتیب قرآنی سے معلوم ہوا کہ نماز میں جب امام قرآن شریف کی تلاوت کرے تو تلاوت کا سننا ہر مقتدی کے لیے ضروری نہیں ورنہ صرف یہ حکم دیا جاتا ”فَاسْتَمِعُوا لَهُ یعنی تلاوت کو بغور سنو“ مگر قرآن حکیم میں سننے اور خاموش رہنے کا الگ الگ حکم دیا گیا لہٰذا لوگوں کا یہ کہنا کہ جب تک ہم تلاوت نہیں سنیں گے ہماری نماز نہیں ہوگی سراسر بے بنیاد اور بے اصل ہے۔

نیز میں ان بھائیوں سے مودبانہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ نماز ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں یونہی مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری و چوتھی میں بھی امام کی تلاوت مقتدیوں کو سنائی نہیں دیتی کیوں کہ امام پست آواز میں قرأت کرتے ہیں تو کیا آپ حضرات یہاں بھی وہیں کہیں گے جو تراویح میں کہتے ہیں، کیا آپ لوگوں کے مطابق یہ نمازیں بھی نہیں ہوتیں؟

یقینا آپ یہی کہیں گے کیوں نہیں یہ نمازیں صحیح و درست ہوجاتی ہیں اور جب یہ نمازیں امام کی تلاوت سنے بغیر درست ہوجاتی ہیں تو پھر نماز تراویح جو سنت مؤکدہ ہے فرض یا واجب نہیں کیا امام کی تلاوت سنے بغیر نہیں ہوگی؟

نکتۂ جلیل: بلکہ بغیر مائک تراویح ادا کرنے میں دور والوں کے لیے شرع کی جانب سے آسانی ہے کیوں کہ قرآن حکیم میں بغور تلاوت سننے اور وقت تلاوت خاموش رہنے کا الگ الگ حکم دیا گیا اور دونوں حکم کے بعد فرمایا گیا: لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ یعنی تم پر رحم ہو، جس سے سمجھ میں آیا کہ جنھیں قرآن کریم کی تلاوت دور رہنے کے سبب سنائی نہ دے وہ لوگ صرف خاموش رہیں اور کان لگا کر نہ سنیں تو بھی انہیں ثواب دیا جائے گا اور خاموشی کے ساتھ بغور سننے والے کے برابر دیا جائے گا اور جب ایسا ہے تو پھر کیوں بلاوجہ تراویح میں لاؤڈ اسپیکر لگانے پر زور دیا جائے کہ جب اس سے دور والوں کو آواز پہونچے تو صرف خاموش رہنا کافی نہ ہو بلکہ دھیان لگا کر سننا بھی ضروری ہو، مزید چند غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ رسالہ کے ان صفحات پر دیکھیں۔ دوسری غلط فہمی: ص 23 تیسری غلط فہمی: ص 25

ہم اپنے تمام محسنین اور کرم فرماؤوں کے بے حد ممنون ہیں خصوصاً استاذ مکرم، مرشدِ مجاز، علامہ علی الاطلاق حضور محدث کبیر دامت برکاتہم العالیہ کا جنھوں نے مسلسل تبلیغی دوروں اور ذہنی الجھنوں کے باوجود ان فتاویٰ پر نظر فرمائی اور اپنی تصدیق جلیل سے نواز کر ان فتاویٰ کو درجۂ اعتماد و استناد عطا فرمایا اور شہزادہ و جانشین تاج الشریعہ حضور قائد ملت دام ظلہ العالی کا جنھوں نے اپنے دعائیہ کلمات سے مشرف فرمایا، فقیہ عصر محقق اہل سنت مفتی قاضی فضل احمد مصباحی کا بھی ہم بے پناہ شکر گذار ہیں کہ آپ نے کثرت کار و ہجوم افکار کے باوجود اپنا نہایت قیمتی وقت نکال کر ان فتاویٰ کو بنظر عمیق دیکھا اور تصحیح و تصدیق اور مختصر مگر جامع تقریظ سے نوازا — فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء-

اس کام میں جن لوگوں نے بھی کسی جہت سے ذرہ برابر بھی تعاون کیا فقیر ان کا بے پناہ شکریہ ادا کرتا ہے، خصوصاً دار الافتا میں زیر تربیت علمائے کرام جنھوں نے بامعان نظر حروف کی تصحیح کر کے مجموعہ کے حسن صوری و معنوی کو دوبالا کیا اور وہ احباب جنھوں نے اشاعت کے لیے مالی صرفہ کا بیڑا اٹھایا اور جن کے تعاون سے یہ مجموعہ چھپ کر آپ کے ہاتھوں تک پہونچا اور ادارہ ہذا کے تمام مخلص اور بے لوث ارکان وممبران جن کی مخلصانہ کوششوں سے ادارہ روز افزوں ترقی پذیر ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ سبھوں کو اپنی شایان شان بے حساب اجر و ثواب عطا فرمائے اور سبھوں کے مرحومین و مرحومات کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند تر فرمائے، آمین یارب العالمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین۔

ابو الاختر امجدی غفرلہ

ازہری دار الافتا، ناسک

مستقل پتہ: احمد پور (پنچایت جاجا) تھانہ کدوا، کٹیہار، بہار

لاؤڈاسپیکر پر نماز ہوگی یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے تحت کہ کیا لاؤڈ اسپیکر پر نماز جائز ہوگی یا نہیں؟ ہم نے آج تک مفتی اعظم ہند کے فتوی پر عمل کیا ہے جبکہ زید ایک مسجد کا امام ہے وہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز کو جائز کہتا ہے لہذا قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عطا فرمائیں۔

المستفتی: محمد رفیق رضا، سِنّر ناسک، مہاراشٹر

۱۱/جولائی ۲۰۱۷ء مطابق ۱۶/شوال المکرم ۱۴۳۸ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامداً ومصلیاً ومسلماً الجواب بعون الملک الوھاب

جمہور علمائے اہل سنت کے نزدیک نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع ہے، محض لاؤڈ اسپیکر سے سنی گئی آواز پر اقتدا کرنے سے نماز فاسد ہوگی، ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے کہ صحت اقتدا کے لیے ایک اہم اور بنیادی شرط یہ ہے کہ مقتدی اپنے امام کی حرکات وسکنات دیکھ کر یا سن کر اس کی اقتدا کرے اور اگر صفوں کی کثرت کی وجہ سے امام کی حرکات وسکنات نہ دیکھ سکے یا آواز سے اطلاع نہ ہو سکے تو ایسے مقتدی کی آواز یا حرکات وسکنات پر اقتدا کرے جو صحت اقتدا کے ساتھ اسی امام کے تابع ہو کر نماز میں شریک ہو، (یعنی مکبرین کی آواز پر) درمختار مع ردالمحتار میں شرائط اقتدا میں ہے:

وعلمه بانتقالاته اى بسماع أو رؤية للامام أو لبعض المقتدين

یعنی مقتدی کا اپنے امام کے انتقالات کو جاننا خواہ امام کی آواز سن کر یا انہیں دیکھ کر یا [وقت اِزدِحام] بعض مقتدی کو دیکھ کر۔

[شامی، کتاب الصلاۃ باب الامامۃ: ج ۲: ص:۲۸۶ ملخصا]

ماہرینِ سائنس کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز بعینہ متکلم کی آواز نہیں ہوتی بلکہ اس کی نقل ہوتی ہے جو آواز کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے جسے اصطلاح میں صدا کہتے ہیں، عین آواز اور صدا دونوں کا حکم جداگانہ ہے بایں سبب تالی قرآن سے تلاوت سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہے اور صدا سے آیت سجدہ سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے: ”لاتجب بسماعھامن الصدیٰ“

[کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ص:۲۸۷]

لہذا محض مائک کی آواز پر اقتدا کرنا نہ امام کی آواز پر اقتدا کرنا ہے اور نہ ہی کسی ایسے مقتدی کی آواز پر جو اسی امام کی اتباع میں شریکِ نماز بلکہ اپنے امام کے علاوہ کسی غیر نمازی کی آواز پر اقتدا کرنا ہوتا ہے جسے اصطلاح فقہا میں ”تلقن من الخارج“ کہتے ہیں جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا بھی یہی فیصلہ ہے، فیصلے کا متن نیچے ملاحظہ کریں۔

”لاؤڈ اسپیکر کی آواز متکلم کی عین آواز نہیں ہے، اس لیے محض لاؤڈ اسپیکر سے مسموع آواز پر اقتدا ہم احناف کے نزدیک صحیح نہیں“

[فیصلہ جات شرعی کونسل، ص:۳۸]

نیز نماز میں اس کے استعمال سے انتخابِ مکبرین کی سنت قدیمہ متوارثہ کو ختم کرنا بھی لازم آتا ہے کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جماعت کثیرہ کے وقت مکبرین کا انتخاب فرمایا، بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر ان یصلی بالناس فی مرضہ فکان یصلی بھم قال عروۃ:فوجد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من نفسہ خفۃ فخرج فاذا ابو بکر یؤم الناس فلما راٰہ ابو بکر استأخر فاشار الیہ ان کما انت فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حذاء ابی بکر الی جنبہ فکان ابو بکر یصلی بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یصلون بصلاۃ ابی بکر یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض کی حالت میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ نماز پڑھائیں اور لوگوں کی امامت کریں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امامت کر رہے تھے حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ تخفیف پائی تو حجرۂ اقدس سے باہر تشریف لائے یہاں حضرت ابوبکر صدیق لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب حضرت صدیق اکبر نے محسوس کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں تو آپ پیچھے ہٹنے لگے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا ایسے ہی رہو جیسے ہو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے برابر ان کے پہلو میں تشریف فرما ہوئے اور امامت فرمائی تو صدیق اکبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر نماز ادا کر رہے تھے اور تمام جماعت کے لوگ صدیق اکبر کی نماز کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر (اللہ اکبر)، تسمیع (سمع اللہ لمن حمدہ) اور سلام پر صدیق اکبر نے تکبیر، تسمیع وسلام کہا اور لوگوں نے صدیق اکبر کی آواز پر نماز ادا کی۔

[صحیح البخاری، باب اھل العلم والفضل الخ، ج۱:، ص: ۹۴]

اس حدیث شریف سے مسئلۂ دائرہ روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ بڑی جماعت کے وقت جب امام کی آواز تمام مقتدیوں تک نہ پہونچتی ہو تو مقتدیوں میں سے بعض کو مکبر مقرر کرنا سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسنتِ صدیق اکبر رضی اللہ

عنہ ہے اور لاؤڈ اسپیکر اس سنت کو ختم کرتا ہے اور جو سنت کو ختم کرے وہ بدعت سیئہ ہے لہذا اس سے احتراز لازم۔

بلا شبہ شہزادۂ اعلی حضرت مفتی اعظم ہند الشاہ مفتی مصطفی رضا خان بریلوی، محدث اعظم ہند علامہ سید محمد صاحب کچھوچھوی ،صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی، صدرالافاضل مفتی سید نعیم الدین مرادآبادی ،ملک العلما علامہ سید ظفر الدین بہاری، جلالۃ العلم حضور حافظ ملت شاہ عبد العزیز مبارکپوری اور برہان ملت مفتی برہان الدین جبل پوری ،شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی ،فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی وغیرہم جیسے جلیل القدر و عظیم المرتبت فقہائے عظام کا بھی یہی موقف ہے اور اسی پر یہ حضرات فتویٰ دیا کرتے تھے مزید تفصیل کے لیے **''فتاوی برکات مصطفی''** مرتبہ مفتی محمد اشرف رضا قادری ملاحظہ کریں۔

وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

کتبــہ

ابوالاختر مشتاق احمد امجدی غفرلہ

ازہری دارالافتا، ناسک

۱۸/شوال المکرم ۱۴۳۸ھ ۱۲/جولائی ۲۰۱۷ء بروز بدھ

خطبۂ جمعہ وعیدین اور اذان واقامت میں مائک کا استعمال جائز تو نماز میں ناجائز کیوں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ
تقریباً تمام شہروں کی تمام مسجدوں میں جمعہ کے دن امام صاحب لاؤڈ اسپیکر میں خطبہ دیتے ہیں بلکہ جمعہ کے دن اقامت بھی مائک پر ہی پکاری جاتی ہے، اور اذان بھی لاؤڈ اسپیکر پر ہوتی ہے، ان چیزوں کو کوئی منع نہیں کرتا اسی طرح عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن بھی عیدین کا خطبہ مائک ہی میں ہوتا ہے ایسی صورت حال میں میرا مفتی صاحب سے سوال یہ ہے کہ خطبۂ جمعہ وعیدین اور اذان واقامت میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان چیزوں میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کرنا جائز ہے اور یہ چیزیں مائک پر درست اور صحیح ہوجاتی ہیں تو نماز میں اس کے استعمال کو علما کیوں منع فرماتے ہیں؟ برائے مہربانی تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: حافظ محمد عادل جمیل وحافظ عبدالمبین، للت پور، یوپی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حامداً ومصلیاً ومسلماً الجواب بعون الملک الوھاب

جمعہ وعیدین کے خطبوں اور اذان واقامت میں اس آلہ (مائک) کا استعمال بلا کراہت جائز ودرست ہے کیونکہ جمعہ کے لیے خطبہ شرط ہے یونہی عیدین کے لیے سنت مگر یہ ہرگز ضروری نہیں کہ تمام کے تمام نمازی خطیب سے خطبہ سنیں اگر خطیب سے خطبہ نہ سنیں گے تو نماز ہی نہ ہوگی، اس لیے ان خطبوں میں مائک کا استعمال کچھ ممنوع نہیں۔

فتاوی امجدیہ میں ہے:

جمعہ کے لیے خطبہ شرط ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ تمام حاضرین جمعہ خطبہ سنیں اگر جماعت کثیر ہے اور امام کا خطبہ دور والوں نے نہیں سنا جب

بھی نماز ہو جائیگی یہ نہیں کہ جنہوں نے خطبہ نہ سنا اور ان تک آواز نہ پہونچی ان کی نماز نہ ہو لہذا اگر آلہ مکبر الصوت (مائک) لگایا گیا اور دور والوں کو اس آلہ کے ذریعہ سے آواز آئی تو زیادہ سے زیادہ یہی کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے امام سے خطبہ نہیں سنا اور ہم نے بیان کر دیا کہ جس نے خطبہ نہیں سنا اس کی بھی نماز ہو جائے گی۔

[کتاب الصلوۃ، ج ۱، ص ۱۹۱]

نیز اذان واقامت میں اعلام عام وتبلیغ تمام ہی مقصود ہوتا ہے جو اس آلہ سے بدرجہ اتم حاصل ہوتا ہے اس لیے ان امور میں اس آلہ کی دراندازی کچھ مخل نہیں برخلاف نماز کے کہ اس میں امام کے حرکات وسکنات کا علم ہونا امام کو دیکھ کر یا سن کر یا اسی امام کی اقتدا میں شریک کسی مقتدی کے ذریعہ حرکاتِ امام پر مطلع ہونا ضروری ہے اور یہ آلہ (لاؤڈاسپیکر) نہ امام ہے نہ امام کی اصل آواز اور نہ ہی مقتدی بلکہ ایک خارجی امر ہے لہذا نماز میں اس کی دخل اندازی مفسد نماز ہوگی، اس کے علاوہ بچند وجوہ نماز اور جمعہ واذان میں فرق ہے بطور تمثیل ملاحظہ کریں۔

(۱) اذان وخطبہ بغیر وضو کے جائز وصحیح ہے کیونکہ اذان وخطبہ کے لیے طہارت کاملہ شرط وضروری نہیں بلکہ مسنون ہے اور نماز کے لیے طہارت کاملہ شرط ولازم ہے کہ بے طہارت کوئی نماز نہیں ہوسکتی۔

(۲) اذان وخطبہ کے لیے قیام مطلقا سنت ہے اور نماز کے لیے قیام مطلقا فرض ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالیٰ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

کتبــــــــــــــــــــــه

ابوالاختر مشتاق احمد امجدی غفرلہ

ازہری دارالافتا، ناسک

۱۳؍رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ، ۹؍جون ۲۰۱۷ء

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال فقہائے امت کی نظر میں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کرنا کیسا ہے؟ اس کی آواز پر اقتدا کرنے سے نماز ہوگی یا نہیں؟ اس بارے میں دیگر اکابر فقہا کے فتاویٰ سے بھی آگاہ فرمائیں۔

مستفتی: حافظ محمد عادل جمیل وحافظ عبدالمبین للت پور، یوپی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامداًومصلیاًومسلماً الجواب ـــــ بعون الملک الوھاب

جمہور علمائے اہل سنت کے نزدیک نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع ہے محض لاؤڈ اسپیکر سے سنی گئی آواز پر اقتدا کرنے سے نماز فاسد ہوگی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے، لاؤڈ اسپیکر ایک نو ایجاد آلہ ہے، فقہائے مجتہدین ومشائخ متاخرین کے عہد مبارک میں اس کا وجود نہ تھا اس لیے فقہ کی کتب مشہورہ ومعتمدہ میں اس کا کوئی صریح جزئیہ موجود نہیں بایں سبب اس کے استعمال اور عدم استعمال میں علما کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے، اکابر علمائے کرام وجمہور مفتیان کرام نے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے بعض نماز کے فاسد ہونے کے قائل ہوئے اور بعض مکروہ ہونے کے، ان کی دلیل یہ ہے کہ صحت اقتدا کے لیے ایک اہم اور بنیادی شرط یہ ہے کہ مقتدی اپنے امام کے حرکات وسکنات دیکھ کر یا سن کر اس کی اقتدا کرے اور اگر صفوں کی کثرت کی وجہ سے امام کی حرکات وسکنات نہ دیکھ سکے یا آواز سے اطلاع نہ ہو سکے تو ایسے مقتدی کی آواز یا حرکات

وسکنات پر اقتدا کرے جو صحت اقتدا کے ساتھ اسی امام کے تابع ہو کر نماز میں شریک ہو، درمختار مع ردالمحتار میں شرائط اقتدا میں ہے:

"وعلمه بانتقالاته ای بسماع أو رؤیةللامام أو لبعض المقتدین" یعنی "مقتدی کا اپنے امام کے انتقالات کو جاننا خواہ امام کی آواز سن کر یا انہیں دیکھ کر یا [وقت ازدحام] بعض مقتدی کو دیکھ کر"

[کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ، ج ۲، ص: ۲۸۶، ملخصا]

اور ماہرین سائنس کی تحقیقات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز بعینہ متکلم کی آواز نہیں ہوتی بلکہ اس کی نقل ہوتی ہے جو آواز کے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے جسے اصطلاح میں صدا کہتے ہیں جس کا حکم متکلم کی عین آواز سے جدا ہے، محض مائک کی آواز پر اقتدا کرنا نہ امام کی آواز پر اقتدا کرنا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی ایسے مقتدی کی آواز پر جو اسی امام کی اتباع میں شریک نماز ہو اور عام ضابطہ ہے "واذا فات الشرط فات المشروط" لہذا جو نماز مائک سے سنی گئی آواز پر پڑھی گئی وہ فاسد ہوگی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہوگا، شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا بھی یہی فیصلہ ہے:

"لاؤڈ اسپیکر کی آواز متکلم کی عین آواز نہیں ہے، اس لیے محض لاؤڈ اسپیکر سے مسموع آواز پر اقتدا ہم احناف کے نزدیک صحیح نہیں"

[فیصلہ جات شرعی کونسل، ص: ۳۸]

نیز نماز میں اس کے استعمال سے اِنْتِخَابِ مُکَبِّرِیْنْ کی سنت قدیمہ متوارثہ کو ختم کرنا بھی لازم آتا ہے کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جماعت کثیرہ کے وقت مکبرین کا انتخاب فرمایا اور یہ اس سنت کو ختم کرتا ہے اور جو سنت کو ختم کرے وہ بدعت سیئہ ہے، مزید اطمینان خاطر کے لیے کچھ سرکردہ فقہائے عظام ومفتیان کرام کے فتاوی نقل کیے جاتے ہیں تا کہ مزید تقویت ملے۔

(۱) مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں:

''وقتِ نماز لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہر گز ہر گز نہ ہوا گرچہ وہ ایسا ہو کہ خود آواز لے لیتا ہو، اس میں آواز نہ ڈالی جاتی ہو اگرچہ تحقیق سے یہی ثابت ہو کہ اس سے جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ متکلم کی ہی آواز ہے، ایک مذہب اس میں یہ ہے کہ وہ آواز غیر ہے، اس کو مرجوح رکھا جائے، اعتبار متکلم کی اس آواز کا ہے جو اس کے دہن سے نکلی ہو اور فضا کی ہوا متحرک کرتی ہوئی بے کسی اور قوت کے کان تک پہنچے وہ آواز جو کسی قاسر سے ٹکرا کر سکون پا گئی اور اس قاسر کی ٹکر کی قوت سے جو متحرک ہو کر پلٹی اس کی نہیں جیسے گنبد سے ٹکرا کر جو آواز پلٹی ہے یا کوئیں کی پلٹی ہوئی آواز یا صحرا کی صدائے بازگشت نامعتبر ہے، آیت سجدہ پلٹی ہوئی آواز سے جسے مسموع ہو اس پر سجدہ اس لیے واجب نہیں ہوتا کہ اب جو پلٹی ہوئی آواز ہے یہ اگرچہ وہی دہن قاری سے نکلی ہوئی آواز ہے لیکن قاسر سے ٹکرانے کی وجہ سے اس حیثیت کی نہ رہی، اب اس قاسر کی ٹکر کی قوت سے پہنچتی ہے، لاؤڈ اسپیکر میں یہ نہیں کہ بجلی کی قوت سے فضا کی ہوائے قاسر جہاں تک دفع ہو گئی بے کسی اور قاسر سے ٹکرائے ہوئے، بے اس قاسر کی قوت دفع کے شامل ہوئے محض بجلی کے اس فعل سے کان تک پہنچتی ہے'' عمدۃ المحققین مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہ فتوی ہے جس پر حضور محدث اعظم نے ان الفاظ کے ساتھ مہر تصدیق ثبت کی ہے ''**ھذا حکم العالم المطاع وما علینا الا الاتباع**'' یعنی یہ قابل اطاعت عالم کا حکم ہے اور ہم پر اس کی اتباع ہی لازم ہے''

[حبیب الفتاوی، ج ۱: ص: ۳۶۳]

(۲) صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں:

''آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) سے خطبہ سننے میں حرج نہیں مگر اس

کی آواز پر رکوع سجود کرنا مفسد نماز ہے''

[فتاوی امجدیہ، باب مفسدات الصلاۃ، ج:۱،ص:۱۹۰]

(۳) ملک العلما مفتی سید ظفرالدین بہاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں:

''نماز میں مقتدیوں کو امام کی تکبیرات یا مکبرین کی تکبیرات پر رکوع وسجود کرنا چاہیے نہ کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر جس نے صرف لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر رکوع وسجود کیا نہ امام کی آواز پر نہ مکبروں کی آواز پر اس کی نماز درست نہیں ہوگی کہ لاؤڈ اسپیکر نمازی نہیں تو تلقین خارج صلاۃ سے ہوئی''

[فتاوی برکات مصطفے،ص:۱۹۷، ط: انجمن برکات رضا ممبئی]

(۴) محدث اعظم ہند علامہ سید محمد صاحب کچھوچھوی فرماتے ہیں:

''لاؤڈ اسپیکر پر نماز شرعاً درست نہیں، لاؤڈ اسپیکر و گنبد کی آواز پر رکوع وسجود درست نہیں، نماز میں مکبرین کا تقرر سنت ہے''

[ایضا،ص: ۲۰۲-۲۰۳]

ایک دوسرا فتوی بھی ملاحظہ کریں:

''رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کثرت جماعت میں مکبرین کو قائم کرنے کا حکم دیا تھا اس آلے (لاؤڈ اسپیکر) نے اس سنت کو ختم کر دیا جو چیز رافع سنت ہے وہ بدعت سیئہ ہے، اتنی بات تو ہر کوئی جانتا ہے لاؤڈ اسپیکر نہ شریک نماز ہے نہ شریک نماز ہونے کی اس میں اہلیت ہے وہ تو ایک آلہ ہے نمازی نہیں ہے تو اس کی تکبیر پر عمل کرنا ایک خارج از نماز کے کہنے پر عمل کرنا ہے جس سے نماز نہیں ہوتی'' [ایضا]

(۵) حافظ ملت استاذ العلما علامہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

''لاؤڈ اسپیکر کے متعلق میری ذاتی کوئی تحقیق نہیں البتہ علمائے

اہل سنت کا یہی ارشاد ہے اور احتیاط اسی میں ہے کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نہ کیا جائے" [ایضا]

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالاختر مشتاق احمد امجدی غفرلہ

ازہری دارالافتا، ناسک

۱۳ / رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ، ۹ / جون ۲۰۱۷ء

دوسری غلط فہمی

جب لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ مائک میں نماز نہیں ہوتی ہے تو وہ جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ سب کی نماز کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں لہذا آپ مائک میں نماز پڑھائیں۔

ازالہ: اولاً: اقتدا صحیح و درست ہونے کے کچھ شرائط ہیں جن کے بغیر کسی کے پیچھے نماز صحیح و درست نہیں ہوتی اور جب کسی کی نماز درست نہ ہو دنیا کا کوئی فرد اسے قبول نہیں کرا سکتا لہذا دوسری کی نمازوں کی ذمہ داری لینا بے معنی اور لغو وفضول ہے۔

ثانیاً: ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ دوسروں کی نمازوں کی ذمہ داری قبول کرنا دنیا میں جتنا آسان ہے بروز قیامت ان نمازوں کا حساب دینا اتنا ہی مشکل ہوگا کہ قیامت کا دن انتہائی مشکلات اور رب کی سخت پکڑ کا دن ہے اس دن بندوں سے خود اپنی نماز کا حساب نہیں بن سکے گا تو آدمی دوسروں کی نمازوں کا کیا حساب دے پائے گا بلکہ اگر نماز کو ہلکا اور حقیر جان کر ایسا کہا جائے تو ایسا شخص ایمان کی دولت ہی سے محروم ہو جائے گا والعیاذ باللہ تعالیٰ، لہذا لوگوں کو ضد اور ہٹ دھرمی سے اوپر اٹھ کر فکرِ آخرت کرنی چاہیے اور اس قسم کی لایعنی باتوں میں نہیں پڑنا چاہیے۔

اگر حضور کے زمانے میں لاؤڈ اسپیکر ہوتا تو شاید حضور نے بھی لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ نماز پڑھائی ہوتی" ایسا جملہ بولنے والے کو امام بنانا کیسا؟

مفتی صاحب قبلہ۔۔۔۔۔آپ سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ
اگر کوئی امام ایسا کہے کہ اگر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں لاؤڈ اسپیکر ہوتا تو شاید نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے نماز پڑھائی ہوتی، کیا ایسی باتیں کہنا درست ہے؟ اگر نہیں تو اس امام پر کیا فتویٰ ہے؟ کیا اس امام کے پیچھے نماز درست ہوگی؟ دلائل کے ساتھ تحریری جواب عنایت فرمائیں، عین کرم ہوگا۔
المستفتی: فقیر محمد ضیاء المصطفیٰ رضوی نوری، مرشد آباد، ویسٹ بنگال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً الجواب ــــــ بعون الملک الوھاب

صحت اقتدا کے لیے مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم ہونا شرط ہے، انتقالاتِ امام کا علم خواہ اسے دیکھ کر ہو یا اس کی آواز سن کر، خواہ اس کے کسی مقتدی کو دیکھ کر یا سن کر، درمختار مع ردالمحتار میں شرائط اقتدا کے بیان میں ہے:

"وعلمه بانتقالاته ای بسماع اوررؤیة للامام اولبعض المقتدیین" [شامی، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج:۲،ص:۲۸۶]

لاؤڈ اسپیکر ایک جدید آلۂ مکبر الصوت ہے اس کی آواز پر نماز کا جواز اور عدم جواز ایک اختلافی مسئلہ ہے، جمہور علمائے حق کے نزدیک مائک کی نماز پر اقتدا جائز نہیں جبکہ کچھ علما و محققین لاؤڈ اسپیکر پر اقتدا کو جائز مانتے ہیں اور یہ اختلاف درحقیقت مائک سے نکلنے والی آواز کی حقیقت و ماہیت کی وجہ سے رونما ہوا یعنی مائک کی آواز عین متکلم کی آواز ہے یا اس جیسی دوسری آواز؟ جمہور کی رائے یہ ہے کہ سائنس دانوں

کی تحقیق کے مطابق یہ متکلم کی عین آواز نہیں لہذا اس پر اقتدا بھی جائز نہیں کہ یہ نہ امام ہے اور نا ہی امام کا مقتدی اور دوسرے علما کہتے ہیں کہ یہ متکلم کی عین آواز ہے لہذا اس پر اقتدا مانعِ صحتِ نماز نہیں، مذکورہ وضاحت سے معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ ہمارے علما کے مابین مختلف فیہ ہے، جب مائک کی آواز پر اقتدا کا جواز نہ امر منصوص ہے اور نا امر یقینی تو پھر اس طرح کا جملہ بولنا کیوں کر جائز و درست ہوگا؟ امام مذکور کو چاہیے ایسے بے سر و پا جملہ سے توبہ کرے اور آئندہ اس قسم کے لغو و لایعنی قول سے سخت اجتناب کرے ، تاہم اس کے پیچھے نماز درست ہوگی جبکہ کوئی اور وجہ ممانعت نہ ہو۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو الاختر مشتاق احمد امجدی غفر لہ

۲۳ / ذی الحجہ ۱۴۴۳ھ / ۲۳ / جنوری ۲۰۱۸ء

تیسری غلط فہمی

جب لوگوں کو مائک سے روکا جائے تو یہ کہتے ہیں کہ صاحب جب تک تلاوت کی آواز نہیں سنائی دیتی تو نماز میں مزہ نہیں آتا، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ازالہ: نماز اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے پڑھی جاتی ہے، نماز کوئی مزے کی چیز نہیں کہ مزہ لینے کے لیے نماز پڑھی جائے ، یہ سب سخت بیہودگی اور جہالت و نادانی کی باتیں ہیں، اس سے ہمیں سختی سے بچنا چاہیے، تجربہ شاید ہے کہ اس قسم کی باتیں کرنے والے عام طور پر وہ نوجوان یا بوڑھے ہوتے ہیں جو سال میں صرف عیدین میں منہ دکھاتے ہیں یا ماہ رمضان میں مسجد میں قدم رکھتے ہیں وہ بھی صرف تراویح کے لیے یا ہر ہفتہ صرف جمعہ کے لیے، بہر حال یہ خیال درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق خیر عطا فرمائے۔

لاؤڈاسپیکر پر جمعہ کی نماز ہوگی یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ زید ممبئی یا کسی اور شہر میں ہے اور سنی مسجد میں جمعہ پڑھنے جاتا ہے مگر اس مسجد میں نماز لاؤڈاسپیکر میں ہوتی ہے اور وہابیوں کو آنے سے روک ٹوک نہیں ہے کچھ وجوہات کی بنا پر وہ آگے کی صف میں بھی نہیں پہنچ پاتا تو کیا اس صورت میں زید کو جمعہ پڑھنی ہوگی یا ظہر کی قضا؟

المستفتی: ثقلین پٹھان، ساکن : ناسک، مہاراشٹر، مقیم حال، سانتا کروز ممبئی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامداً ومصلیاً ومسلماً الجواب ــــــ بعون الملک الوھاب

صحت اقتدا کے شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ مقتدی اپنے امام یا اس کے کسی مقتدی کو دیکھ کر یا ان کی آواز سن کر نماز کے افعال واعمال ادا کریں، درمختار مع ردالمحتار میں ہے:

"**والحائل لایمنع الاقتداء ان لم یشتبه حال امامه بسماع او رؤیة، قوله بسماع ای من الامام او المکبر**" ترجمہ: کسی چیز کا حائل ہونا اقتدا کے لیے مانع نہیں بشرطیکہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو خواہ وہ سن کر ہو یا دیکھ کر اور ماتن کا قول "**بسماع**" اس سے مراد امام یا مکبر کی آواز کو سننا ہے۔

[**کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ج: ۲، ص: ۳۳۳ ملخصا**]

لاؤڈاسپیکر کی آواز نہ امام ہے اور نہ ہی امام کا مقتدی، اس لیے جمہور محققین علمائے اہل سنت ومفتیان ملت کے نزدیک مطلقا لاؤڈاسپیکر کی آواز پر رکوع وسجود کرنا مفسدِ نماز ہے کہ لاؤڈاسپیکر سے مسموع آواز امام کی عین آواز نہیں بلکہ تلقن من الخارج (نماز کے باہر سے لقمہ لینا) ہے اور یہ مفسدِ نماز ہے، جہاں کہیں مائک میں

نماز پڑھانے پر جبر ہوتو وہاں امام اور مکبرین کو حکم ہے کہ یہ لوگ مائک پر آواز ڈالنے کی نیت نہ کریں، مکبرین امام کی اصل آواز سن کر یا امام کی حرکات وسکنات دیکھ کر تکبیر پکاریں یوں ہی اس کے پیچھے دوسرے مکبرین اپنے سے آگے کے مکبرین کو دیکھ یا سن کر تکبیر پکاریں تاکہ نماز فاسد نہ ہو۔شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا یہی فیصلہ ہے جس کا متن یہ ہے:

"لاؤڈ اسپیکر کی آواز متکلم کی عین آواز نہیں ہے اس لیے محض لاؤڈ اسپیکر سے مسموع آواز پر اقتدا ہم احناف کے نزدیک صحیح نہیں، بالفرض یہ آواز ماہیت کے اعتبار سے متکلم کی آواز بھی ہوتو بھی حکما یہ اصل آواز نہیں لہذا اب بھی محض اس آواز پر اقتدا درست نہیں ہوگی، جہاں کہیں نماز یں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر لوگ جبر کریں وہاں مکبرین کا بھی انتظام کیا جائے اور مقتدیوں کو مسئلہ کی صورت سے آگاہ کرتے ہوئے ہدایت کی جائے کہ وہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا نہ کرکے مکبرین کی آواز پر اقتدا کریں، اسی طرح مکبرین کو بھی ہدایت کی جائے کہ وہ بھی لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا نہ کریں"۔ [فیصلہ جات شرعی کونسل، پہلا باب، ص:۳۸]

خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی لکھتے ہیں:

"**اخذ المصلی غیر الامام بفتح من فتح علیه مفسد ایضا فی البحر عن الخلاصة**" ترجمہ: نمازی کا غیر امام سے وہ لقمہ لینا جو کسی نے اسے دیا ہے مفسد نماز ہے، ایسا ہی بحر الرائق میں خلاصۃ الفتاویٰ سے ہے"

[کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلوۃ، ج:۲،ص:۳۸۱]

اگر امام ومکبرین میں سے کسی کی بھی آواز نہ آئے نہ ان کی حرکات وسکنات کا علم ہو سکے اور نہ ہی کسی عذر شرعی کی بنا پر آگے کی صف میں پہنچنا ممکن ہو کہ ان کی آواز سن کر یا ان کے انتقالات کو دیکھ کر امام کی اقتدا کی جا سکے تو اس صورت میں ایسے امام کی اقتدا

کرنا صحیح نہیں۔

خلاصۃ الفتاوی میں ہے:

"ان اشتبه علیه حال الامام لایصح الاقتداء وان لم یشتبه صح" ترجمہ: اگر مقتدی پر امام کا حال مشتبہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں اور اگر مشتبہ نہ ہو تو صحیح ہے۔ [کتاب الصلاۃ، ج:۱، ص:۱۵۰]

زید کو چاہیے کہ مسجد جلد پہنچنے کی مکمل کوشش کرے تا کہ شروع کی صفوں سے امام یا اس کے کسی مقتدی کی اصل آواز سن کر یا انہیں دیکھ کر اقتدا کر سکے اگر کسی سبب سے جلد نہ پہنچ سکا اور وہاں کے مکبرین مذکورہ حکم شرعی کے مطابق تکبیر پکارتے ہوں تو امام کی اصل آواز سے دور کسی بھی مقام میں اقتدا کرنے میں حرج نہیں ورنہ زید پر لازم وضروری ہے کہ شہر میں جہاں کہیں سنی مسجد میں جمعہ کی نماز ملنا ممکن ہو اور وہاں امام یا اس کے کسی مقتدی کی عین آواز پر یا اسے دیکھ کر اقتدا ممکن ہو یا وہاں کے مکبرین شرعی کونسل آف انڈیا کے فیصلے کے مطابق تکبیر پکارتے ہوں تو ایسی مسجد میں جمعہ ادا کرے، ایسی صورت حال میں ظہر پڑھنا جائز نہیں، ورنہ ترک جمعہ کا گناہ ہوگا اور اگر شہر میں کوئی ایسی مسجد نہ ہو یا ہو مگر اس میں جمعہ ہو چکا ہو تو اب تنہا ظہر کی نماز پڑھے، تنویر الابصار مع ردالمحتار میں ہے:

"وحرم لمن لاعذر له صلاۃ الظهر قبلها فی یومها بمصر، واما المعذور فیستحب له تاخیرها الی فراغ الامام" ترجمہ: غیر معذور شخص کو شہر میں جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے ظہر کی نماز پڑھنا حرام ہے، رہا معذور تو اس کے لیے امام کے نمازِ جمعہ سے فارغ ہونے تک نماز ظہر کو موخر کرنا مستحب ہے" [شامی، باب الجمعة، ج۳، ص:۳۰]

درمختار میں ہے:

"فانهم یصلون الظهر بغیر اذان ولا اقامة ولا جماعة" ترجمہ:

جنھیں جمعہ نہ ملے تو وہ ظہر کی نماز بغیر اذان، اقامت، اور جماعت کے پڑھیں" [شامی، باب الجمعة، ج ۳، ص: ۳۳]

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

"جنھیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں جماعت ان کے لیے بھی ممنوع ہے"

[بہار شریعت مخرجہ، ج:۱، ص: ۷۷۴]

وہابیہ اور غیر مقلدین اپنے عقائد کفریہ قطعیہ کے سبب بمطابق فتاویٰ حسام الحرمین کافر و مرتد ہیں اور کافر نماز کا اہل نہیں لہذا ان کی نماز نماز نہیں، اب اگر ایسے میں وہ لوگ صف میں شامل ہوں گے تو انقطاع صف لازم آئے گا اور یہ ناجائز و حرام ہے، حدیث شریف میں ہے:

"من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله عز وجل"

ترجمہ: جو شخص صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے جدا کرے گا۔

[سنن نسائی، کتاب الامامة، باب من وصل صفا، ج:۱، ص: ۹۳]

ردالمحتار حاشیہ درمختار میں ہے:

" قوله (كقيامه في صف الخ)هل الكراهة فيه تنزيهية او تحريمية ويرشد الى الثاني قوله عليه الصلوة والسلام: ومن قطعه قطعه الله" ترجمہ: ماتن کا قول (کقیامه فی صف الخ) اس میں کراہت تنزیہی مراد ہے یا کراہت تحریمی؟ آقا علیہ السلام کا قول "ومن قطعه قطعه الله" یہ مکروہ تحریمی کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔

[شامی، کتاب الصلوة، باب الامامة، ج:۲، ص: ۳۱۲]

وہاں کے مسلمانوں پر طاقت بھر انہیں اپنی مسجدوں سے دور کرنا لازم ہے

اگر سستی کے سبب انہیں جماعت میں شریک ہونے سے نہ روکیں گے سب گنہ گار ہوں گے، امام احمد رضا قدس سرہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

"جتنے اہل سنت ان (غیر مقلدین) کی شرکت پر راضی ہوں گے یا بوصف قدرت (طاقت بھر) منع نہ کریں گے سب گنہ گار و مستحقِ وعید عذاب ہوں گے اور نمازیں بھی نقص (کمی) آئے گا کہ قطع صف مکروہ تحریمی ہے اور اگر صرف ایک ہی صف ہو اور اس کے کنارہ پر غیر مقلد کھڑا ہو تو اس صورت میں اگرچہ فی الحال قطع صف نہیں مگر اس کا احتمال و اندیشہ ہے کہ ممکن کہ کوئی مسلمان بعد کو آئے اور اس غیر مقلد کے برابر یا دوسری صف میں کھڑا ہو تو قطع ہو جائے گا اور جس طرح فعل حرام حرام ہے یونہی وہ کام کرنا جس سے فعل حرام کا سامان مہیا اور اس کا اندیشہ حاصل ہو وہ بھی ممنوع ہے"

[فتاویٰ رضویہ قدیم، ج: ۳، ص: ۳۵۶ - ۳۵۵]

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالاختر مشتاق احمد امجدی غفرلہ

ازہری دارالافتا، ناسک

۱۹؍صفر المظفر ۱۴۴۴ھ/ ۱۷؍ستمبر ۲۰۲۲ء

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

❋ ❋ ❋

فتاویٰ تاج الشریعہ کے دو اہم فتاوے

ماضی قریب کے فقہائے اسلام میں حضور تاج الشریعہ کی فقہی بصیرت ومہارت کوئی پوشیدہ بات نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی فقہی زرف نگاہی اور مسائل دینیہ میں بے مثال گہرائی وگیرائی سے نوازا تھا، مختلف فیہ مسائل میں آپ کی رائے قول فیصل کا درجہ رکھتی تھی، آپ کی فقہی رائے متقدمین کے فتاویٰ اور ان کی تحقیقات کے مطابق وموافق ہوا کرتی تھی، آپ کے گراں قدر اور قیمتی فتاویٰ کا علمی اثاثہ ''فتاویٰ تاج الشریعہ'' کے نام سے دس جلدوں میں منظر عام پر آچکا ہے جو قدیم وجدید مسائل شرعیہ میں اہل علم کے ساتھ عوام اہل سنت کی رہنمائی ورہبری کا اہم فریضہ انجام دے رہا ہے، آپ ہی کے فتاویٰ سے ''**لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے عدم جواز پر دو اہم اور نادر فتوے**'' بطور ''ضمیمہ'' شامل کیے جا رہے ہیں، امید ہے کہ احباب اہل سنت اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور دینی مسائل واحکام میں نفس وطبیعت کی پیروی کے بجائے شریعت اور سنت پر عمل کی کوشش کریں گے۔

العارض

مشتاق احمد امجدی غفرلہ

ازہری دار الافتا ناسک

الجواب [۱]

لاؤڈ اسپیکر سے جو آواز نکلتی ہے وہ اس آلہ سے ٹکرا کر اس کی قوت سے پلٹ کر پھیلتی ہے اور پلٹی ہوئی آواز صدا ہے اور صدائے متکلم کی کاپی ہے جو معاً بیک وقت آواز متکلم کے ساتھ دور سے سنائی دیتی ہے اور اعتبار اقتدا میں امام کی اس آواز کا ہے

جو اس کے منہ سے نکل کر اپنی ہی قوت سے مقتدی کے کانوں کو پہنچے۔ صدا کا اعتبار ہمارے علمائے کرام نے نہ فرمایا۔ غنیہ میں فرمایا کہ اگر آیت سجدہ صدائے باز گشت یا چڑیا سے سنی تو سجدہ تلاوت واجب نہیں (وهذا نص الغنيه: ولو سمعها من الطائر او الصدى لا تجب لانه محاكاة وليس بقرأة) اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ فقہا اس آواز کا احکام میں اعتبار فرماتے ہیں جو دہن متکلم سے نکل کر اپنی قوت سے بلا تغیر کیفیت سامع کے کان تک پہنچے۔ اور وہ آواز جو خارج کی قوت سے تغیر کیفیت کے ساتھ گوشِ سامع سے ٹکرائے، اسے نفس آواز متکلم کا غیر جانتے ہیں۔ حالاں کہ اس امر میں کہ دونوں آوازیں اسی متکلم کی منہ سے نکلی ہیں دونوں شریک تو دونوں عین متکلم پھر کیا وجہ ہے کہ اُس پر سجدہ تلاوت واجب اور اِس پر واجب نہیں! تو لامحالہ ثابت کہ تبدل کیفیت ان کے نزدیک آواز اور آواز کی غیریت کے لئے کافی اور جب یہ چلتی ہوئی آواز متکلم کا غیر ٹھہری تو ضرور ایک امر خارج ہوئی اور خارج سے تلقین باجماع فقہا نماز میں ممنوع ومفسد ٹھہری لہذا اہم جملہ اہلسنت کے تاجدار غنیمت روزگار شاہزادہ اعلیٰ حضرت حضور سیدی الکریم مفتی اعظم ہند مولانا شاہ محمد مصطفی رضا خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور جملہ اکابر کا فتویٰ یہ ہے کہ جو لوگ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اعتماد کر کے رکوع وسجود کریں گے، ان کی نماز فاسد ہوگی۔ یہ جب ہے کہ وہ لاؤڈ اسپیکر حساس ہو کر آواز بے تکلف لے لیتا ہو اور اگر ایسا ہے کہ آواز بار بار ڈالنی پڑے تو بہ سبب عمل کثیر، امام ہی کی نماز فاسد مقتدیوں کا کیا پوچھنا؟ لہذا لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم [فتاویٰ تاج الشریعہ جلد نہم، ص ۱۳۳]

الجواب [۲]

لاؤڈ اسپیکر سے جو آواز نکلتی ہے، وہ صدا ہے اور صدا کا حکم شرعاً فی الجملہ وہ نہیں جو اس آواز متکلم کا ہے جو بغیر کسی چیز سے ٹکرائے محض ہوا کے تموج سے گوشِ سامع تک پہنچتی ہے۔ لہذا آیت سجدہ اگر اس آواز متکلم سے سنے تو سجدۂ تلاوت واجب اور اگر صدا سے

سنے تو سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔ غنیۃ میں ہے: **لو سمعها من الطائر او الصدی لا تجب لأنه محاكاة وليست بقرأة**، مراقی الفلاح میں ہے: **ولا تجب بسماعها من الصدی وهو ما يجيبك مثل صوتک فی الجبال والصحاری ونحوها**، طحطاوی میں ہے: **فانه لا اجابة في الصدی وانما هو محاكاة**، فتح القدیر میں ہے: **في الخلاصة اذا سمعها من طير لا تجب هو المختار وان سمعها من الصدی لا تجب**، تنویر و در مختار میں ہے: **لا تجب بسماعه من الصدی والطير** اس تغایرِ حکم اور فقہا کی تعلیل (لانہا محاکاۃ) سے صاف ظاہر کہ صدا شرعاً فی الجملہ اپنا حکم جداگانہ رکھتی ہے اور سجدۂ تلاوت کے وجوب میں صدا کا اعتبار نہیں تو حکماً صدا نفس آوازِ متکلم سے خارج و بے علاقہ ہے، گو نفس الامر میں بعینہ آواز متکلم ہو اور جب صدا اس جگہ نفس آواز متکلم سے جدا ٹھہری تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ سجدۂ صلاتیہ میں صدا کو شرعاً بعینہ آواز متکلم مان لیا جائے حالانکہ سجدۂ تلاوت و سجدۂ صلاتیہ ایک ہی جنس سے ہیں، اس لیے کہ فی الجملہ شروط میں متحد ہیں **پھر نماز زیادہ احتیاط کا محل لہذا اگر سجدہ تلاوت میں صدا نفس آواز متکلم سے جدا و خارج تو بدرجہ اولیٰ یہاں خارج قرار پائے گی اور جب خارج قرار پائی تو خارج سے تلقین مفسد نماز اور یہ آفت لاؤڈ اسپیکر میں موجود لہذا ہمارے مقتدا تاجدار اہل سنت سیدی الکریم حضور مفتی اعظم ہند دام ظلہ اور اکابر اہل سنت کا فتوی مبارک یہی ہے کہ جو لوگ محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اعتماد کر کے انتقالات کرلیں گے ان کی نماز نہ ہوگی پھر یہ حکم اس آلہ کا ہے جو خود آواز اخذ کر سکے اور جس میں آواز بہ تکلف عمل کثیر ڈالنا پڑے وہ امام کی نماز بھی فاسد کرے گا تو لاوڈ اسپیکر سخت مظنۂ فساد نماز ہے**۔ اس سے ارکان کی صحت کی امید رکھنا غلط اور مکبرین کی سنت قدیمہ کو اُٹھانا بہت مذموم اور یہ عذر کہ ایک طرف دوسرا رکن شروع ہوتا ہے۔ الخ" نہ کارگر، لاؤڈ اسپیکر رفع اشتباہ کا ضامن، پھر بہار شریعت میں لاحق وغیرہ کے احکام مفصل مذکور تو نہ جاننا اپنا قصور۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) وہ فتوی ہم نیاز مندان حضور مفتی اعظم ہند قبلہ مدظلہ نے نہ دیکھا نہ آج تک ان ممدوح مذکور نے نہ اور کسی نے دکھایا۔ پھر اگر حضور مفتی اعظم ہند نے جواز کا فتوی کبھی دیا بھی ہو تو اسے سند بنانا کیا کارگر کہ وہ قول مرجوع عنہ ہے اور حضور مفتی اعظم ہند قبلہ کے دوسرے فتویٰ سے صرف نظر کون سی دلیل قوی سالم عن المعارض سے کیا گیا اور "**والاعمل بما علیہ الاکثر**" کو کیوں نظر انداز فرمایا گیا۔ ہر عوام میں یہ قول مرجوع عنہ اور تبدیل فتویٰ کی بات کب مناسب ہے کہ وہ کچھ کا کچھ سمجھیں گے اور اختلاف میں پڑیں گے

[فتاوی تاج الشریعہ سوم، ص ۲۳۶ تا ۲۳۸]

اعتذار

مشمولات کی پروف ریڈنگ اور حروف کی تصحیح و درستگی کا بھرپور خیال رکھا گیا ہے مگر ہزار کوشش وسعی کے باوجود بتقاضائے بشری خطا و غلطی کا راہ پانا ممکن ہے، قارئین باتمکین سے پر خلوص اپیل ہے کہ دوران مطالعہ کہیں کوئی لفظی غلطی پائیں تو مجموعہ کو ہدف تنقید نہ بنا کر ہمیں مطلع کریں ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے اور آپ کے شکریہ کے ساتھ اگلی اشاعت میں اس کی اصلاح کرلیں گے، ان شاء اللہ الرحمن۔

عرض گذار

ابوالاختر امجدی غفرلہ

8830789911

mohammadmushtaquea@gmail.com

تصدیقات علمائے اہل سنت ناسک

علامہ علیم اللہ صدیقی نوری مصباحی

سابق استاذ دارالعلوم غوث اعظم کوکنی پورہ، ناسک

جماعت میں لاؤڈ اسپیکر ہرگز ہرگز استعمال نہ کریں کہ کثرتِ ازدحام کے وقت مکبر ین کا انتخاب سنت ہے جیسا کہ بخاری شریف اور دیگر حدیث کی کتابوں سے ثابت ہے لہذا جب نمازیوں کی کثرت ہو تو سنت رسول کے مطابق مکبر ین کا انتخاب کریں تا کہ حضور کے زمانے میں جو طریقہ رائج رہا وہی طریقہ آج بھی رائج رہے۔

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کئی قسم کی خرابیوں کا مجموعۂ مرکب ہے جبکہ مکبر ین منتخب کرنے میں وہ خرابی نہیں پائی جاتی مثلاً اگر مکبر رکھتے ہیں تو دو تین مکبر رہنے کی صورت میں دور والوں تک امام کی آواز پہنچانے میں کبھی کوئی دشواری نہیں ہوگی اور لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے میں کبھی بجلی چلی جانے کی صورت میں یا اِنو یٹر کی چارجنگ ختم ہونے کی صورت میں جب سبھی تک امام کی آواز نہیں پہنچے گی تو کوئی قیام میں، کوئی رکوع میں اور کوئی قومہ میں نیز کوئی سجدے میں چلا جائے گا، اس طرح نماز میں خلل پڑنے کا امکان ہے، اس لیے نماز میں لاؤڈ اسپیکر نہ لگائیں اور اسلاف کی روش پر قائم رہیں، عزیز سعید **مفتی مشتاق احمد امجدی** نے رسالہ ہذا میں جو کچھ تحریر کیا ہے یقیناً سو فیصد برحق اور واجب الاتباع ہے، مسلمانان ناسک کو چاہیے کہ اسی پر سختی سے عمل کریں اور خرابیوں سے بچیں۔

علیم اللہ صدیقی نوری مصباحی

ساتپور ناسک

مفتی رحمت علی امجدی

شیخ الحدیث جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد ناسک

ماہرینِ سائنس کی ریسرچ اور اکابر علما و مشائخ مثلاً حضور مفتی اعظم ہند، حضور صدر الشریعہ، حضور شیر بیشہ اہلسنت، حضور سید العلما سید آل مصطفیٰ مارہروی، حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی، حضور ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری، حضور حافظ ملت، اجمل العلما مفتی اجمل حسین سنبھلی، حضور شارح بخاری علیہم الرحمہ وغیرہم کی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہے کہ لاؤڈ اسپیکر سے نکلنے والی آواز متکلم کی اصل آواز نہیں بلکہ متکلم کی آواز کی مثل دوسری آواز ہے جس میں "تلقن من الخارج" (نماز کے باہر سے لقمہ لینے) کا پورا پورا معنی پایا جاتا ہے جو مفسدِ نماز ہے، اس آواز پر نماز پڑھنے والے مقتدیوں کی نماز فاسد ہوگی۔

پیش نظر رسالہ (**لاؤڈ اسپیکر پر اقتدا کا شرعی حکم**) فاضل جلیل، عالم نبیل، محقق با کمال، حضرت علامہ و مولانا **مفتی مشتاق احمد امجدی** اویسی صاحب زید علمہ وفضلہ وکمالہ کے پانچ گراں قدر فتاوے کا حسین مجموعہ ہے جس میں علامہ موصوف نے بڑی عرق ریزی اور فقہی ژرف نگاہی اور باریک بینی سے حضرات اکابر علما و مشائخ اور مفتیان کرام کی تحقیق اور ان کے موقف کو سہل انداز میں بیان فرمایا ہے تاکہ لوگ اس مجموعۂ فتاویٰ کو پڑھ کر اپنی نمازوں کو ضائع ہونے سے بچائیں، مفتی صاحب ہم سب کی جانب سے قابل مبارک باد ہیں، دعا ہے کہ اللہ رب العالمین محب گرامی کی اس کاوش کو قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ وصحبہ اکرم الصلاۃ والتسلیم۔

خاکسار: رحمت علی امجدی

خادم الحدیث جامعہ اہل سنت صادق العلوم وخادم شعبۂ تحقیق امام احمد رضا ریسرچ سینٹر، ناسک

مفتی سید آصف اقبال رضوی

شیخ الحدیث جامعۃ البنات الصالحات، کتھڑ ا ناسک

الحمد للہ حضرت **مفتی مشتاق احمد امجدی** صاحب کا وجود اہل ناسک کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں، جب سے ناسک آئے ہیں وقتاً فوقتاً موقع ومحل کے مناسب مسائل شرعیہ کی واضح اور عام فہم تحقیق و تنقیح عوام اہل سنت کے سامنے رکھتے رہتے ہیں۔

چند سالوں سے شہر میں مائک کا مسئلہ زور پکڑ رہا ہے بلکہ کچھ عناصر اسے ابھار رہے ہیں تو مفتی صاحب نے بھی بڑے ہی سنجیدہ انداز میں اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمان کے مطابق اقوال سلف وخلف کی روشنی میں شرعی حکم بیان کر دیا۔

دوٹوک بات ہے جو بدعت رافع سنت ہو وہ بدعت ضلالہ ہوتی ہے اور نماز میں لاؤڈ اسپیکر لگا کر تو ہزار مکبر ین بھی کھڑے کر دو لوگوں کے کانوں میں مائک کی آواز ہی پہلے پڑے گی بلکہ مکبر ین خود مائک کی آواز سن کر تکبیر کہیں گے تو بھلا مکبر ین کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے اور عام طور پر مائک لگانے پر مکبر ین کو ہی نہیں رکھا جاتا جو دور رسالت کی سنت و یادگار ہے بہر صورت مائک سے مکبر ین کی سنت رفع ہوتی ہے لہذا نماز میں مائک لگانا بدعت سیئہ ہے، اس سے سختی سے پرہیز چاہیے اور بھی آسان انداز میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ افضل العبادات نماز تو کم از کم دور رسالت کی طرز پر ادا کر لی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مفتی مشتاق احمد امجدی صاحب قبلہ کی اس کاوش کو قبولیت عام وخاص کا شرف عطا فرمائے، آمین۔

راقم

سید آصف اقبال رضوی مصباحی

خادم جامعۃ البنات الصالحات، ناسک

خطیب شہر ناسک حافظ حسام الدین اشرفی

نائب صدر جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد ناسک

لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے جواز وعدم جواز میں علمائے حق کی دو جماعتیں ہیں، ایک جماعت جواز کی قائل ہے تو دوسری عدم جواز کی، زیادہ احتیاط اس بلا سے بچنے میں ہے اور یہی مرکز اہل سنت بریلی شریف اور محتاط علمائے حق کا موقف ہے۔

زیر نظر رسالہ میں اسی موقف کو دلائل و براہین سے خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے، اہلیان شہر ناسک کو چاہیے کہ اسی پر عمل کریں۔

رسالہ کے مرتب حضرت **علامہ مفتی مشتاق احمد امجدی اویسی** حفظہ اللہ القوی اور **ازہری دار الافتا ناسک** کے جملہ کارکنان اس نیک کوشش پر بجا طور پر مبارک بادیوں کے مستحق ہیں اور میں دل کی گہرائیوں سے بصد خلوص مفتی صاحب اور ان کی پوری ٹیم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور دارین کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے، آمین۔ خاکسار حافظ حسام الدین اشرفی۔

مفتی شمس الدین خان مصباحی مشاہدی

صدر المدرسین دار العلوم غوث اعظم کوکنی پورہ ناسک

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولنا الکریم علیہ و علیٰ آلہ افضل الصلوات و التسلیم

محترم ومکرم صاحب المرتبت والکرامت **مفتی مشتاق احمد اویسی** دام ظلہ العالی کا ایک مختصر رسالہ بنام **"لاؤڈ اسپیکر پر اقتدا کا شرعی حکم"** بنظر عمیق فقیر نے مطالعہ کیا ماشاء اللہ حضور والا کی تحقیق انیق اہلسنت والجماعت کے محتاط علما و فقہا کے موقف پر دائر و قائم ہے، راقم الحروف اسی کو بدل وجان تسلیم کرتا ہے اور اسی کی تعلیم و تبلیغ کرتا ہے۔

اللہ عزوجل صاحب رسالہ کو جزائے کامل عطا فرمائے اور رسالہ کو مقبول انام فرمائے، این دعا از من و جملہ جہاں آمین باد فقیر شمس الدین خان مصباحی۔

مفتی محمد محبوب عالم رضوی
صدر المدرسین جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد ناسک

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ وآلہ المطھرین امابعد

نماز افضل ترین عبادت ہے جو انتہائی احتیاط کا متقاضی ہے، احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ نماز میں ہر اس کام سے بچا جائے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یا نماز میں کچھ بھی کمی واقع ہوتی ہے جمہور علمائے حق واکابر فقہائے امت جیسے حضور مفتی اعظم ہند، حضور شیر بیشہ اہل سنت، حضور برہان ملت، حضور مجاہد ملت، حضور پاسبان ملت، حضور حافظ ملت، حضور تاج الشریعہ، حضور طوطی ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، لہذا نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے سختی سے بچنا چاہیے اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔

اسی پیغام حق کو براہین ودلائل سے مزین کر کے آسان الفاظ میں عالم علوم نقلیہ وعقلیہ، استاذ المفتیین، سراپا خلوص ومحبت حضرت ابوالاختر علامہ **مفتی مشتاق احمد صاحب قبلہ امجدی اویسی** زید مجدہ السامی نے اس کتاب **(لاؤڈ اسپیکر پر اقتدا کا شرعی حکم)** میں واضح فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ موصوف کی عمر میں بے شمار برکتیں اور قوم مسلم کی صحیح رہنمائی کی توفیق عطا فرمائے اور عقل سلیم رکھنے والوں کو دلائل سے مبرہن عبارات کو پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین۔

فقیر عبد المصطفیٰ محمد محبوب عالم رضوی

خادم التدریس والعلما

جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد، ناسک

مفتی مشتاق احمد عزیزی

صدر مفتی جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد ناسک

بسم اللہ الرحمن الرحیم و الصلوۃ علی سید المرسلین اما بعد

"**لاؤڈ اسپیکر پر اقتدا کا شرعی حکم**" نامی یہ رسالہ دراصل لاؤڈ اسپیکر کو نماز میں استعمال کرنے سے متعلق کئی طرح کے سوالات کے عمدہ اور قابلِ تعریف وعمل جوابات کا مجموعہ ہے، اس کے بارے میں برسہابرس سے عدم جواز اور جواز کے اختلاف کے باوجود ایک مومنِ کامل ومنصف مزاج اور سنجیدہ نمازی کے لیے یہ مجموعہ ایک سچا ہادی اور رہنما ہے، تقلید جامد، انانیت اور ہٹ دھرمی سے پرے ہوکر اس کا مطالعہ ضرور لاؤڈ اسپیکر کے ضرر سے بچا کر اہم العبادات نماز کی حقیقی قدر اور اس کی وقعت کی راہ پر گامزن کرے گا۔ آج بہت سے لاؤڈ اسپیکر کے دیوانے، فیشن پرست نمازی نماز کی بربادی سے ناآشنا ہیں، اپنی بڑائی اور کٹ حجتی سے باز نہیں آتے، امت کی اس کج فہمی کو لگام لگانے اور بے حسی کے دفاع میں خیر خواہانہ اقدام کیا جارہا ہے۔

اس رسالہ کے مصنف **امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر** اور **ازہری دارالافتا** کے صدر مفتی حضرت عالی قدر **مفتی مشتاق احمد صاحب اویسی امجدی** زید مجدہ السامی ہیں، انہوں نے ملت کی صحیح رہنمائی کی غرض سے اپنے "**مجموعۂ فتاویٰ**" سے چند فتاویٰ کو جمع کیا ہے تاکہ لوگ انہیں ٹھنڈے دماغ سے پڑھیں، سمجھیں اور مانیں اور اب تک اپنی نمازوں کی ضیاع سے جو بے خبر ہیں وہ باز آجائیں، اس مجموعہ کا خمیر اُن بزرگوں کے سچے افکار ونظریات سے آراستہ ہے جن کو **مسلک اعلیٰ حضرت** سے تعبیر کیا جاتا ہے، اس کو حضرت مفتی صاحب موصوف نے پر اثر انداز میں تحریر کیا ہے، خدائے قدوس اس کے ذریعہ بھٹکے ہوئے آہوؤں کو سوئے حرم جانے کی توفیق رفیق بخشے، آمین۔

مشتاق احمد عزیزی امجدی

خادم جامعہ اہل سنت صادق العلوم، ناسک شریف

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

فقہائے اسلام کی نظر میں

حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

''لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں درست نہیں کہ ایک صورت میں امام اور مقتدی سب کی نماز مفسد ہوگی'' [التفصیل الانور فی حکم لاؤڈ اسپیکر]

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی قدس سرہ

''آلۂ مکبر الصوت (مائک) سے خطبہ سننے میں حرج نہیں مگر اس کی آواز پر رکوع سجود کرنا مفسد نماز ہے'' [فتاویٰ امجدیہ جلد اول، ص ۱۹۱]

حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ

''لاؤڈ اسپیکر پر نماز شرعاً درست نہیں، لاؤڈ اسپیکر و گنبد کی آواز پر رکوع وسجود درست نہیں، نماز میں مکبرین کا تقرر سنت ہے'' [فتاویٰ برکات مصطفےٰ، ۲۰۲]

ملک العلما مفتی سید ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ

''نماز میں مقتدیوں کو امام کی تکبیرات یا مکبرین کی تکبیرات پر رکوع وسجود کرنا چاہیے نہ کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر'' [فتاویٰ برکات مصطفےٰ، ۱۹۷]

برہان ملت مفتی محمد برہان الحق قادری جبل پوری

''فقیر کے نزدیک نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع اور اس پر ان کی نماز ناجائز جو بھی اس کی آواز پر نماز پڑھیں'' [التفصیل الانور فی حکم لاؤڈ اسپیکر]

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی قدس سرہ

''واقعی لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا، تلقن من الخارج ہونے کی وجہ سے مفسد نماز ہے، اسے بار بار اپنے متعدد فتاویٰ میں دلائل و براہین سے ثابت کر چکا ہوں'' ایضا

اجمل العلما مفتی محمد اجمل مفتی اعظم سنبھل

''جب لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سے اقتدا ہی صحیح نہیں اور مقتدی کی نماز ہی ادا نہیں ہوتی تو اس سے نماز پڑھائیں پڑھوائیں اور جو پڑھیں وہ سب شرعاً مجرم و گنہگار ہوں گے'' ایضا

MAKTABATUR-RAZA

IMAM AHMAD RAZA LEARNING AND RESEARCH CENTER,
NASHIK(M.H)422011 / 8830789911